چوتھا اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

PROVINCIAL ASSEMBLY PUNJAB PAKISTAN

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 28 اگست 2013

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبپاشی

صوبہ پنجاب میں ڈیموں کی تفصیلات

***3۔ میاں نصیر احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے ڈیمز موجود ہیں ان کے نام اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں نیز ان سے نکلنے والی نہروں کی تعداد اور نام بھی بتائے جائیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں کس کس مقام پر چھوٹے یا بڑے ڈیمز بنائے جائیں گے یا بنائے جا سکتے ہیں جنکے بارے میں محکمہ نے اپنی رپورٹس تیار کی ہوئی ہیں ان مقامات کی ایوان میں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا صوبائی سطح پر ڈیم بنانے کیلئے حکومت پنجاب Feasibility Reports تیار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز صوبائی حکومت کو ڈیمز بنانے کا کس قدر اختیار ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) صوبہ پنجاب میں تکمیل شدہ ڈیمز کی تعداد 55 ہے۔ ان کے نام و مقام اور ان سے نکلنے والی نہروں کی تعداد بمعہ نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں راولپنڈی ڈویژن کے خطہ پوٹھوہار میں 7 مختلف مقامات پر ڈیمز کی Feasibility Reports سمال ڈیمز آرگنائزیشن نے تیار کی ہوئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت کو صوبہ میں سمال ڈیمز تعمیر کرنیکا مکمل اختیار حاصل ہے۔ مزید نئے ڈیمز تعمیر کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے ذریعے 18 ڈیم سائٹس کا ابتدائی سروے مکمل کر لیا ہے جن کی Feasibility Study رپورٹس تیار کرنے کا PC-II بنایا جا رہا ہے۔ جسکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2013)

صوبہ میں نہروں کی بھل صفائی کی تفصیلات

*25: میاں نصیر احمد: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہر سال نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے نیز بھل صفائی کس موسم میں کی جاتی ہے ؟

(ب) کیا بھل صفائی کی مہم سرکاری خرچ پر کی جاتی ہے یا مقامی سطح پر اپنی مدد آپ کے تحت کی جاتی ہے ؟

(ج) اگر بھل صفائی کی مہم کے لئے حکومت پنجاب فنڈز مختص کرتی ہے تو مالی سال 2011-12 میں اس مہم پر کتنا خرچ آیا علیٰحدہ علیٰحدہ نہر کے حساب تفصیل فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہر سال مسائل زدہ نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ ان نہروں کی سالانہ بھل صفائی ماہ دسمبر سے ماہ جنوری تک کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! بھل صفائی کی مہم محکمانہ طور پر سرکاری خرچ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ج) بھل صفائی مہم کیلئے حکومت پنجاب کوئی خصوصی فنڈز مختص نہ کرتی ہے بلکہ نہروں کی مرمت و دیکھ بھال کیلئے جو رقم محکمہ کو دی جاتی ہے اس میں سے کچھ فنڈز نہروں کی بھل صفائی کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں مالی سال 12-2011 میں اس مہم پر 165.350 ملین روپے خرچ آیا۔ مختصراً تفصیل درج ذیل ہے۔

انہار کی تعداد	=356 (سالانہ)
انہار کی کل لمبائی	=1733.152 کینال میل
نکالی جانے والی بھل	=464.57 لاکھ کیوبک فٹ

کل اخراجات	=165.35ملین روپے

علیحدہ علیحدہ نہر کے حساب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6اگست 2013)

صوبہ میں سال 10-2009 میں سمال ڈیمز کی تعمیر کی تفصیلات

*30: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009 کے بجٹ میں ڈیموں کی تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی تھی، اگر رقم مختص کی گئی تھی تو کتنے ڈیم تعمیر کئے گئے، کتنے نامکمل چھوڑ دیئے گئے اور ان پر کتنے پیسے خرچ ہوئے، تفصیل منصوبہ وائز فراہم کی جائے؟

(ب) جو ڈیم زیر تعمیر ہیں ان ڈیموں کی تعمیر کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(ج) ان ڈیموں میں پانی کی سٹوریج کپیسٹی کتنی ہو گی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ کس کس ضلع کا سیراب ہو گا؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) مالی سال 10۔2009 میں کوئی نیا ڈیم شروع نہیں کیا گیا تھا پہلے سے جاری منصوبوں کے لئے مبلغ 444.491 ملین روپے فنڈز مہیا کئے گئے تھے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23اگست 2013)

ضلع پاکپتن: نہروں، راجباہوں کے نام و دیگر تفصیلات

*33: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں واقع انہار، مائنزاور راجباہوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان کی سال 2008 تا 2012 کے دوران دیکھ بھال اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم خرچ ہوئی، نیز بھل صفائی پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع پاکپتن میں واقع انہار، مائنزاور راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سے کل 477214 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کا کل منظور شدہ پانی 4116 کیوسک ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کی سال 2008 تا 2012 کے دوران دیکھ بھال / مرمت اور بھل صفائی پر سالانہ جو رقم خرچ ہوئی درج ذیل ہے۔

اخراجات (روپے)

مالی سال	دیکھ بھال / مرمت	بھل صفائی
2008-09	5684200	2843584
2009-10	5473656	4313339
2010-11	4884458	4545996

2011-12	3939731	4128891
میزان	19982045	15831810
کل اخراجات	35813855 =	35.81 ملین روپے

(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)

پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*81: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم علاقائی / ضلعی سطح پر کس طرح طے کی گئی ہے؟

(ب) نہری پانی کی تقسیم کون سی اتھارٹی کرتی ہے اور اس اتھارٹی کی تشکیل کون اور کس اختیار کے تحت کرتا ہے نیز یہ اتھارٹی کتنے عرصہ کے لیے تشکیل پاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) چونکہ پنجاب کی نہریں مختلف علاقوں اور اضلاع کو سیراب کرتی ہیں۔ لہذا پانی کی تقسیم علاقائی / ضلعی سطح پر نہیں کی جاتی بلکہ یہ تقسیم ہر کینال سسٹم کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ حکومت پاکستان نے تمام صوبوں کی مشاورت سے 1991 میں سندھ طاس کے دریاؤں کے پانی کی تقسیم کا Water Accord منظور کیا گیا تھا۔ اس ایکارڈ کے عمل درآمد کیلئے انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) تشکیل دی گئی جس میں ہر صوبے کا اور وفاق کا ایک ایک نمائندہ مقرر ہے۔ ارسا ہر سال ہر فصل یعنی خریف اور ربیع کے لئے پانی کا تخمینہ طے کرتی ہے اور واٹر ایکارڈ کے مطابق ہر صوبے کا حصہ مقرر کرتی ہے چنانچہ پنجاب میں پانی کی نہری تقسیم اس حصے کے مطابق کی جاتی ہے۔ ہر نہر کا حصہ اسکے 1977-82 کے اوسط استعمال کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر پنجاب کی تمام نہروں کے چلانے کا پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔ جو کہ محکمہ

زراعت پنجاب اور محکمہ نہر کے چیف انجینئر صاحبان کو اس استدعا کے ساتھ بھیجا جاتا ہے کہ اس پروگرام کا کاشتکار تنظیموں سے مشورہ کیا جائے اور اگر کسی ترمیم کی ضرورت ہو تو محکمہ آبپاشی کو مطلع کیا جائے تاکہ اس پروگرام میں مناسب تبدیلی کی جا سکے۔ اس پروگرام کے عمل درآمد کے دوران بھی اگر کسی علاقے / ضلع سے کسی تبدیلی کی تجویز موصول ہو تو اس پر مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب میں پانی کی تقسیم کے لئے محکمہ آبپاشی میں ایک ڈائریکٹوریٹ آف ریگولیشن مستقل بنیاد پر قائم ہے جو ہر روز دریاؤں اور ڈیموں میں پانی کی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے پنجاب کی نہروں میں مساوی بنیادوں پر پانی کی تقسیم کی نگرانی کرتا ہے نیز روزانہ کی بنیاد پر ارسا سے رابطے میں رہتا ہے تاکہ پنجاب کو پانی کے مقرر شدہ حصے کی دستیابی کو ممکن بنایا جائے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 اگست 2013)</u>

<u>پیڈا ایکٹ کے مقاصد و دیگر تفصیلات</u>

*82:<u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا ایکٹ کیا ہے یہ کب سے نافذالعمل ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں؟

(ب) پنجاب میں کن کن نہروں پر اس ایکٹ کے مطابق عمل ہو چکا ہے؟

(ج) کیا ان نہروں پر ٹیل والے علاقوں میں پانی کی فراہمی بہتر ہوئی ہے کہ نہیں، جہاں پر اس ایکٹ کے مطابق Supervisory Bodies بنا دی گئی ہیں؟

(د) جن جن نہروں پر پیڈا ایکٹ کے تحت باڈیز بنا دی گئی ہیں وہاں پر 3-06-2013 تک ان باڈیز کی تشکیل کے بعد پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں، نیز اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ان نہروں کے علاقہ میں اتنی ہی مدت کے دوران جو مدت اس کے نفاذ سے متصل

ہے، کتنے مقدمات پانی کی چوری کے درج ہوئے اور کتنی شکایات متعلقہ افسران کے پاس

موصول ہوئیں؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27 جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی بل 1997 پاس کیا، جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے 27 جون 1997 کو فرمائی اور پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 کا نوٹیفیکیشن 2 جولائی 1997 کو جاری ہوا۔
حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام سے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا ایکٹ منظور کیا۔ ایکٹ کے مطابق بالآخر محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہوگا اور ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ 1997 موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ ادارہ جاتی اصلاحات کے تحت کسان تنظیمیں (FOs) کسانوں کے آپس کے پانی تقسیم کے جھگڑے اور راجباہ لیول تک نہروں کی پانی کی تقسیم، موگوں کی دیکھ بھال و مرمت اور پٹریوں کی حفاظت اور مرمت اور آبیانہ کی تشخیص اور محاصل کی ریکوری کریں گی۔
ایریا واٹر بورڈ: دس (10) کسان نمائندوں اور 9 غیر کسان ممبران پر مشتمل باڈی ہے۔ جس کے ذمہ کسان تنظیموں (FOs) کی کارکردگی میں مدد اور چیکنگ کرنا ہے اور نہری نظام کی اصلاح کے لئے تجاویز دیتا ہے۔
پیڈا اتھارٹی: کم از کم 6 کسان ممبران اور 5 غیر کسان ممبران جس کے چیئرمین وزیر آبپاشی ہیں، پر مشتمل ایک خود مختار ادارہ ہے۔ جس کے فرائض و اختیارات میں نہروں اور سیم نالوں

سے منجملہ امور سے متعلق پالیسی وضع کرنااوراس کی انجام دہی کے لئے عملی اقدامات کرنااور حکومت پنجاب کی مشاورت سے آبیانہ اور سیم نالوں سے متعلق فیس کاتعین کرناتاکہ کسانوں کوپانی مہیاکرنےاور سیم نالوں کے اخراجات کوپوراکیاجاسکے۔

(ب) پنجاب میں درج ذیل پانچ بڑی نہروں پر بمطابق ایکٹ عمل ہوچکاہے:۔

1۔لوئرچناب کینال(ایسٹ) سرکل فیصل آباد۔ مارچ2005

2۔ڈیرہ جات کینال سرکل ڈی جی خان مارچ2013

3۔لوئر باری دوآب کینال سرکل ساہیوال۔ مارچ2012

4۔بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر مارچ2011

5۔لوئرچناب کینال(ویسٹ) سرکل فیصل آباد۔ اگست2007

6۔بشمول لوئرجہلم کینال سرکل سرگودھا(جزوی) ستمبر2007 (6نہریں)

(ج) تقابلی گوشوارہ برائے فراہمی نہری پانی ٹیل

	ٹیلوں پر پانی کی فراہمی	ٹیل پر کم پانی	ٹیل خشک	ٹیل بند
پیڈا:	72%	13%	14%	1%
پڑ:	84%	08%	07%	01%

پیڈاکانظام آنے سے ٹیلوں پر پانی کی فراہمی میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہواہے۔

(د) تقابلی گوشوارہ مقدمہ جات پانی چوری

	دوران فارمر باڈیز	قبل ازاں فارمر باڈیز	
1۔لوئرچناب کینال ایسٹ سرکل فیصل آباد	6055	4155	
2۔لوئرچناب کینال ویسٹ سرکل فیصل آباد بشمول لوئرجہلم کینال سرکل	1288	1965	

سرگودھا(6نہریں)			
4-ڈیرہ جات کینال سرکل، ڈی جی خان	528	178	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-
5-بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر	7418	15149	
6-لوئر باری دوآب کینال سرکل، ساہیوال	2660	2314	
میزان	17549	23761	

(تاریخ وصولی جواب 6اگست 2013)

ضلع ملتان: موضع نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ سب مائنر کو کھلوانے کا معاملہ

*98: محترمہ شمیلہ اسلم: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیروالا ضلع ملتان موضع نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہاہے جو لودھراں کی جانب سے آرہاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس سب مائنر کاآخری حصہ جو تقریباً دو کلومیٹر پر محیط ہے کو بند کیاہواہے جس سے وہاں کے کاشتکاروں کو سخت پریشانی کا سامناہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ وہاں کے کاشتکار سب مائنر کو کھلوانے / جاری کرانے کے لئے کئی سالوں سے درخواستیں دے رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ 2006میں اس سب مائنر کی منظوری ہو گئی تھی اوراس کے تین بار ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی اس کو چالو نہیں کیا گیا؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیاحکومت اس سب مائنر (حافظ واہ) کو جلد از جلد کھولنے کاارادہ رکھتی ہے، اگرہاں توکب تک، نہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 5جون 2013تاریخ ترسیل 17جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیر والہ ضلع ملتان نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہا ہے جو لودھراں کی جانب سے آرہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حافظ واہ سب مائنر کا آخری حصہ محکمہ نہر نے بند کیا ہوا ہے۔

درحقیقت بمطابق چک بندی پلان سال 1925ء حافظ واہ نہر کی ٹیل آرڈی 100+40 سے آگے نہر کا کوئی وجود ہی نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کاشت کاروں کے نمائندہ مسٹر محبوب احمد سکنہ موضع نوراجہ بھٹہ تحصیل جلال پور ضلع ملتان نے مورخہ 19-04-2004 کو ایک درخواست برائے Extension (توسیع) ٹیل راجباہ حافظ واہ سب مائنر گزاری تھی تاہم بعد ازاں نئے رقبے کی CCA میں شمولیت پر Ban عائد ہونے اور کسی رقبے کے CCA سے اخراج کے سبب مزید کارروائی نہ ہو سکی۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ 2006 میں اس سب مائنر کی منظوری ہو گئی تھی اور اس کے تین بار ٹینڈر ہوئے۔ چونکہ مثل مذکورہ فیلڈ عملہ کے پاس زیر کارروائی تھی، اور اس دوران گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے نئے رقبہ جات کی شمولیت پر مورخہ 11-10-2006 کو پابندی عائد کر دی گئی جس کی وجہ سے اس مثل پر مزید کارروائی روک دی گئی۔ مزید واضح رہے کہ حافظ واہ کی Extension (توسیع) کی صورت میں 2945 ایکڑ نیا رقبہ شامل ہو گا۔

(ہ) نئے رقبہ جات کی شمولیت کی پابندی ختم ہونے کے بعد اس سلسلہ میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)

ضلع بہاولپور: بہاول پور ہیڈ سنگلہ پر کڑی سسٹم کے تحت پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*126: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اے پی برانچ (اوراس کے Off way) بہاول پور ہیڈ سنگلہ (برجی نمبر 135) کے مقام پر پرانے سسٹم یعنی "کڑی سسٹم" کے تحت نہروں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے، یہ سسٹم کب سے کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کے تحت 30/25 فیصد پانی ضائع ہو رہا ہے، اگر یہاں پر جدید نظام کے تحت گیٹ لگا دیئے جائیں تو پانی کا ضیاع روکا جا سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہیڈ پر جدید گیٹ کا نظام نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ برجی نمبر 135 اے پی برانچ ہیڈ سنگلہ پر پرانا سسٹم (کڑی سسٹم) کے تحت نہروں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے اور یہ سسٹم ستلج ویلی پروجیکٹ کے تحت تقریباً 1930 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اس سسٹم کے تحت تقریباً صرف 5 فیصد پانی کا ضیاع ہوتا ہے تاہم

اگر یہاں پر جدید نظام کے تحت گیٹ سسٹم لگا دیا جائے تو پانی کی تقسیم مزید بہتر ہو سکتی ہے۔

(ج) جی ہاں حکومت ہیڈ پر جدید گیٹ کا نظام نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے متعلقہ PC-I تیار کیا جارہا ہے جسے بعد ازاں ضروری کارروائی کیلئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بھیجا جائے گا۔ منظوری اور فنڈز کی allocation کے بعد تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)

ضلع رحیم یار خان: منچن برانچ نہر میں غیر قانونی موگہ جات کی تفصیلات

***127: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) منچن برانچ نہر پل 56 ہزار (برجی نمبر 400+56تا000+82) پی پی 286 ضلع رحیم یار خان کی جنوب کی طرف نہر کے دونوں اطراف کل منظور شدہ موگہ جات کتنے ہیں اور کتنے غیر قانونی موگہ جات ہیں؟

(ب) غیر قانونی موگہ جات کب سے چل رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت نہر کے اس ایریا میں تقریباً دس کے قریب موگہ جات غیر قانونی چل رہے ہیں؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان غیر قانونی موگہ جات بنانے کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان غیر قانونی موگہ جات کو بند کروانے اور جتنے عرصہ سے یہ غیر قانونی چل رہے ہیں اس عرصہ کا تاوان متعلقہ افراد / کسانوں سے وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) منچن برانچ (برجی نمبرز 400+56تا000+82) پی پی 286 ضلع رحیم یار خان کی حدود میں صرف دو منظور شدہ موگہ جات برجی آر ڈی

(R/025+78 اور R/600+82) پر ہیں۔ جبکہ منچن برانچ (برجی نمبر 400+56تا000+82) پی پی 286 ضلع رحیم یار خان کی حدود میں کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔

(ب) کوئی غیر قانونی موگہ نہیں چل رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔

(ہ) کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔ کسی قسم کی مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6اگست 2013)

رحیم یار خان: برجی نمبر 43 رنداں والی پل کی تعمیر کا معاملہ

*128: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) نہر منچن برانچ پی پی 286 رحیم یار خان کی برجی نمبر 43 پل رنداں والی پل کب تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) اس کی تعمیر کے بعد اس کی مرمت پر سال 2002 سے آج تک کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا اس پل سے لوگ گاڑیوں کے ساتھ گزر سکتے ہیں؟

(د) کیا کبھی اس پل کا محکمہ کے متعلقہ ذمہ داران افسران نے موقعہ پر وزٹ کیا ہے تو کب اور کس کس تاریخ کو کیا ہے؟

(ہ) اگر یہ پل ناکارہ اور ٹوٹ پھوٹ چکا ہے تو اس کی تعمیر از سر نو کیوں نہیں کروائی جارہی؟

(و) حکومت کب تک یہ پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) نہر منچن برانچ پی پی 286 کی برجی نمبری 43 پر رنداں والی پل 1939ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) 2002ء سے لے کر آج تک اس پل کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) پل کی slab کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور گاڑیوں کا گزرنا مشکل ہے۔

(د) نہروں کی چیکنگ کے دوران اس پل کا visit کیا جاتا ہے تاہم آخری دفعہ 17 جون 2013 کو شریف ڈسٹی کو چیک کیا گیا اور اس پل کا بھی visit کیا گیا۔

(ہ) پل کا تمام Structure صحیح حالت میں ہے صرف Slab ٹوٹ چکی ہے اس کے لئے مالی سال 14۔2013 کے ورک پلان میں پل کی Slab کی مرمت اور hydraulic gate لگانے کے لئے 20 لاکھ کی رقم شامل کی گئی ہے۔

(و) منچن برانچ میں آج کل پانی چل رہا ہے 16 اکتوبر سے 15 اپریل تک نہریں بند رہیں گی اور اس دوران تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد پل کی Slab کی تعمیر اور hydraulic gate لگانے کی تجویز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اگست 2013)

صوبہ کی نہروں پر نہانے والوں کے لئے لائف گارڈ تعینات کرنے کی تفصیلات

*312: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال خصوصاً موسم گرما میں سینکڑوں جوان اور بچے صوبہ کی نہروں اور دریاؤں میں نہاتے ہوئے ڈوب کر ہلاک ہو جاتے ہیں؟

(ب) کیا دریاؤں اور نہروں میں مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر نہانے پر پابندی کے لئے کوئی قانون ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت انسانی جانوں کو بچانے کے لئے مناسب قوانین کے نفاذ کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا شہری حکومتوں کے تعاون سے متعلقہ محکمہ رش والی جگہوں پر لائف گارڈ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔ یہ تعداد کہیں کم ہے۔

(ب) کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873، 1975 ترمیم شدہ 2006 زیر دفعہ 70 کے تحت کوئی بھی دریا یا نہر میں نہا نہیں سکتا۔

(ج) یہ کام براہ راست شہری حکومتوں کا ہے کہ دریا اور نہر میں نہانے پر پابندی لگائے نیز لائف گارڈز سمیت مناسب حفاظتی انتظامات کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اگست 2013)

ضلع شیخوپورہ: محکمہ آبپاشی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*449: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں کتنا زرعی ہے اور کتنا غیر آباد ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر کہاں کہاں رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) کتنا رقبہ پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے یہ کب دیا گیا تھا اس سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے، تفصیل سال 12-2011 اور 13-2012 کی بتائیں؟

(د) کتنے رقبہ پر کن کن لوگوں نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) ان ناجائز قابضین کے نام اور رقبہ کی تفصیل نیز ان سے کب تک رقبہ واگزار کروایا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کا کل رقبہ 489 ایکڑ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اریگیشن زون	غیر زرعی رقبہ	زرعی رقبہ	کل رقبہ
لاہور زون	142 ایکڑ	27 ایکڑ	169 ایکڑ
فیصل آباد زون	28 ایکڑ	292 ایکڑ	320 ایکڑ
کل رقبہ	170 ایکڑ	319 ایکڑ	489 ایکڑ

لاہور زون میں غیر زرعی رقبہ 142 ایکڑ Air Defence Regiment Kharian کو برائے شجر کاری حوالے کیا گیا ہے جبکہ 27 ایکڑ زرعی رقبہ بورڈ آف ریونیو کو پرائیویٹائزیشن کیلئے دیا گیا ہے فیصل آباد زون میں 275 ایکڑ زرعی رقبہ پاک آرمی کو شجر کاری کیلئے دیا گیا ہے۔

(ب) 1۔ کینال کالونی شیخوپورہ 5 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(i) جس میں 24 عدد رہائش گاہیں شیخوپورہ ڈویژن یو۔ سی۔ کے ملازمین کیلئے ہیں۔

(ii) 20 رہائش گاہیں اپر گوگیرہ ڈویژن کے لئے ہیں۔

(iii) 12 عدد سکارپ کے ملازمین کے لئے ہیں۔

2۔ مینیل کینال کالونی شیخوپورہ 3 کنال رقبہ پر مشتمل ہے جس میں چھوٹے ملازمین کی 14 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

3۔ ایگزیکٹو انجینئر شیخوپورہ ڈویژن یو سی۔ سی کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 3.9 ایکڑ پر محیط ہے اس میں ایگزیکٹو انجینئر سکارپ کی رہائش گاہ اور سرونٹ کوارٹر بھی ہیں۔

4۔ سب ڈویژنل آفیسر شیخوپورہ ڈویژن یو۔ سی۔ سی کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 1.5 کنال پر محیط ہے۔

5۔ ایگزیکٹو انجینئر، اپر گوگیرہ ڈویژن شیخوپورہ کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 3.9 ایکڑ ہے۔

6۔چوہڑ کانہ سب ڈویژن فاروق آباد ریسٹ ہاؤس جو کہ ضلع شیخوپورہ میں ہے اور یہ 17.23 ایکڑ پر محیط ہے اس میں کل 17 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

7۔اجنیانوالہ ریسٹ ہاؤس 6.64 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

8۔پکہ ڈلہ سب ڈویژن پکہ ڈالہ اور ریسٹ ہاؤس پکہ ڈلہ 11.84 ایکڑ پر محیط ہے جس میں کل 7 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

9۔سالار ریسٹ ہاؤس 10.38 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

10۔فیروز ریسٹ ہاؤس 14.40 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 6 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

11۔ماہمونوالی ریسٹ ہاؤس کل 7.06 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

12۔6.55 ایکڑ رقبہ پر کنال کالونی فاروق آباد میں بھی رہائش گاہیں ہیں۔

(ج) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے لیے کوئی بھی رقبہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے کیوں کہ حکومت کی طرف سے 2003ء سے زمینوں کی نیلامی / لیز / ٹھیکہ پر پابندی عائد ہے۔

(د) جن لوگوں نے محکمہ انہار کے رقبہ پر قبضہ کر رکھا ہے اس کی تفصیل جزو (ہ) میں درج ہے۔

(ہ) مندرجہ ذیل قابضین جون 2004ء تک اوپن نیلامی کے ذریعے کھوکھاجات لیز پر لے کر قابض رہے۔ بعد ازاں گورنمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبری SO(Rev)12-70/2003/General مورخہ نیلامی / لیز پر پابندی عائد کر دی ہے۔اب یہ لوگ عدالتی حکم امتناعی کے ذریعے قابض ہیں۔دیوانی عدالتوں سے ان کے کیس محکمہ نے خارج کروا دیئے ہیں اب یہ لوگ ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی اپیل بذریعہ رٹ پٹیشن نمبر 2792/2012 جا چکے ہیں۔

1۔عرفان علی ولد خوشی محمد قوم سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 266+000 نہر اپر چناب کینال

2۔محمد اقبال ولد محمد انور قوم چنگڑ خانپور ضلع شیخورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

3۔غلام عباس ولد محمد اسلام قوم ملک سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 266+000 نہر اپر چناب کینال

4۔محمد عنایت علی ولد نور محمد قوم چنگڑ سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 266+000 نہر اپر چناب کینال

5۔انور علی ولد محمد دین قوم انصاری سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 266+000 نہر اپر چناب کینال

6۔محمد ارشد ولد حاکم علی قوم ملک سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔برجی نمبر 266+000 نہر اپر چناب کینال

نیز کیو بی لنک کے R.O.W کے 21.25 ایکڑ رقبہ واقع فاروق آباد / سرگودھا روڈ پر کچھ لوگوں نے ناجائز تجاوزات بنا رکھی ہیں۔ ناجائز قابضین سے رقبہ خالی کرانے کیلئے تمام قانونی کارروائی کر دی گئی ہے اور سول انتظامیہ کو پولیس کی مدد سے رقبہ واگزار کرانے کیلئے ضروری کارروائی کی جا چکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)

ضلع شیخوپورہ: زرعی رقبہ کو پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*450: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے رقبہ کو محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی پانی کی عدم فراہمی کی وجہ سے بیکار پڑی ہے؟

(ج)حکومت نے پچھلے تین سال کے دوران اس ضلع کی زرعی اراضی کو آبپاشی کیلئے پانی فراہم کرنے کیلئے جو اقدامات اٹھائے،انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کی طرف سے کل 679692 ایکڑ رقبے کو پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔زرعی اراضی کو منظور شدہ CCA کے مطابق پانی دیا جارہا ہے نیز زیر زمین پانی بھی میٹھا ہے اور موقع پر کسانوں نے آبپاشی کیلئے ٹیوب ویل نصب کرر کھے ہیں اس لئے کوئی رقبہ عدم دستیابی پانی بیکار نہ ہے۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں زرعی اراضی کو پانی کی بہتر فراہمی کیلئے حکومت پنجاب نے ADP کے تحت مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام شروع کروار کھے ہیں۔

(i)مرید کے ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

(ii)شاہدرہ ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

(iii)نوشہرہ ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

اس کے علاوہ پچھلے تین سالوں میں مختلف نہروں کی rehabilitation کی گئی کناروں کی مرمت کی گئی بھل صفائی کی گئی اور موگہ جات کو درست کیا گیا نیز راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ کے منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں ان اقدامات کی وجہ سے ضلع شیخوپورہ میں پانی کی فراہمی کافی بہتر ہوئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)</u>

<u>جھنگ: پی پی 76 میں موجود راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ کرنے کی تفصیلات</u>

<u>*614: جناب محمد ثقلین انور سپرا:</u> کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ نیلا نمبر 1، 2، راجباہ موچیوالا، راجباہ منگانی اور راجباہ گلو تراں پی پی 76 جھنگ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ (Concrete Lining) نہیں ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہوں میں کنکریٹ لائننگ نہ ہونے کی وجہ سے پانی چوری ہوتا ہے پانی کی seepage / leakage ہوتی ہے، پانی ٹیل تک نہیں پہنچتا اور ٹیل والے کسان اس صورت حال میں بہت سخت پریشان ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال 2013-14 میں مذکورہ راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جولائی 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ راجباہ نیلا نمبر 1، 2، راجباہ موچیووالا، راجباہ منگانی اور راجباہ گلو تراں پی پی 76 ضلع چنیوٹ و جھنگ میں ہیں۔

(ب) راجباہ منگانی کی کنکریٹ لائننگ 0 تا 22 برجی تک ہو چکی ہے جبکہ راجباہ نیلا نمبر 1، 2 کی کنکریٹ لائننگ کی تجویز PSDP کے تحت زیر غور ہے۔ مزید براں راجباہ موچیوالا اور راجباہ گلو تراں کی کنکریٹ لائننگ کی تجویز بھی PISIP کے تحت Revised PC-I میں کی گئی جس کی منظوری تاحال ECNEC سے نہ ہو سکی ہے۔

(ج)کنکریٹ لائننگ(Concrete Lining)نہ ہونے کی وجہ سے پانی کا ضیاع ہوتا ہے اور لوگ پانی چوری بھی کر لیتے ہیں۔ لہذا کنکریٹ لائننگ کرنے سے ٹیل کے زمینداران کو فراہمی آب میں بہتری آئے گی۔

(د)مندرجہ بالا دونوں تجاویز کردہ پروگرام Punjab Irrigation System Improvement Project (PISIP) Public Sector Development Program(PSDP)کے تحت اتھارٹی کی منظوری کے بعد کنکریٹ لائننگ کا کام شروع کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23اگست 2013)

ضلع مظفر گڑھ: تحصیل کوٹ ادو کی ہزاروں ایکڑ اراضی کو سیم و تھور سے بچانے کی تفصیلات

*692:ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو میں دریائے سندھ سے دو نہریں مظفر گڑھ کینال اور TP Link کینال نکالی گئی ہیں؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہروں کی وجہ سے تحصیل کوٹ ادو کی ہزاروں ایکڑ زمین سیم اور تھور کی نذر ہو گئی ہے؟

(ج)کیا حکومت مذکورہ زمین کی بہتری اور سیم و تھور کو روکنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 25جون 2013تاریخ ترسیل 20جولائی 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)درست ہے۔

(ب)درست ہے۔

(ج) سیم و تھور کو ختم کرنے کا واحد علاج مظفر گڑھ کینال کی لائننگ ہے۔ مظفر گڑھ کی لائننگ کا منصوبہ حکومت پاکستان کی جانب سے منظور ہو چکا ہے۔ واپڈا (WAPDA) نے اسی سلسلہ میں ٹینڈرز (Tenders) کر کے کام بھی ٹھیکیداروں کو الاٹ کر دیئے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یہ کام شروع ہو جائے گا۔ اس حوالے سے سکیم Remedial measures to control water logging due to Muazaffargarh and TP Link canal کو ECNEC کی 24-08-2013 کی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کیا گیا ہے۔ ECNEC کے فیصلہ کے مطابق سکیم مذکورہ کے بارے میں عمل درآمد ہو گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2013)</u>

لاہور	رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 26 اگست 2013	قائم مقام سیکرٹری

بروز بدھ 28۔اگست 2013 محکمہ آبپاشی کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں نصیر احمد	3۔25
2	جناب احمد شاہ کھگہ	30۔33
3	ڈاکٹر سید وسیم اختر	81۔82
4	محترمہ شمیلہ اسلم	98
5	میاں محمد شعیب اویسی	126
6	قاضی احمد سعید	127۔128
7	چودھری عامر سلطان چیمہ	312
8	جناب فیضان خالد ورک	449۔450
9	جناب محمد ثقلین انور سپرا	614
10	ملک احمد یار ہنجرا	692